

جنت کے پہل

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس کو روزہ اپنی پسندیدہ کھانے پینے کی چیزوں سے روکتا ہے اللہ تعالیٰ

اسے جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جنت کا پانی پلائے گا۔

(کنز العمال جلد 8 صفحہ 456 حدیث نمبر 23635)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفصل

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 12 اگست 2011ء 11 رمضان 1432 ہجری 12 ظہور 1390 شمس جلد 61-96 نمبر 186

نمازوں کی حفاظت کریں

سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 12 مئی 2006ء میں فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت اور ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا احمدی کا کام ہے۔ اور یہ ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ ہماری نمازوں کی ضرورت ہے اور نہ ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿...﴾ (سورۃ الفرقان آیت: 78) کہ ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔ یعنی یہ تمہاری دعا اور استغفار تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔

پس ایک احمدی کے لئے اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ احمدی ہونے کے بعد دعاؤں سے بے رغبتی اور نمازوں سے لاپرواہی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث نہیں بنا سکتی۔ (خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 234-235)

(سلسلہ تہذیبی فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء، رسائل نظارت اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ماہ رمضان کے ساتھ جو فرض تعلق رکھتا ہے وہ ہے روزہ رکھنا۔ اب یہاں ہمیں یہ بتایا کہ روزہ صبح سے لے کر شام تک رکھنا ہوگا اور اس روزے کے وقت میں جہاں کھانے پینے سے رُکنا ہوگا وہاں جنسی تعلقات سے بھی احتراز ضروری ہوگا۔

ہر مومن بالغ اور عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر وہ بغیر جائز عذر شرعی روزہ نہیں رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ٹھہرے گا۔

یہاں میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کے کھانے کو آخری وقت میں زیادہ پسند فرماتے تھے اور افطاری کو پہلے وقت میں۔ زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ..... (بخاری بابُ قَدْرِكُمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ)

رمضان کے مہینے میں ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد آپ نماز فجر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ سحری کے کھانے اور نماز صبح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا بس اتنا ہی جس میں قرآن کریم کی پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہوں (یہ بھی ایک بڑا پیارا طریق بیان ہے کہ وقت کو منٹوں کی بجائے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کا کتنا عشق تھا)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت بلال محتاط قسم کے آدمی ہیں ابھی پونہیں پھوٹی کہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے جب بلال اذان دے رہا ہو تو کھانا پینا نہ چھوڑا کرو اور انتظار کیا کرو کہ حضرت ابن اُم مکتوم (جو ایک نابینا صحابی تھے) اذان دیں وہ اسی وقت اذان دیتے تھے جب انہیں چاروں طرف سے آوازیں آتیں کہ فجر ہوگئی ہے۔ اذان دو۔ ان کی اذان کی آواز جب کان میں پڑے تو پھر سحری چھوڑ دو۔

کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ ان دونوں اذانوں میں کتنا فرق تھا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اتنا ہی فرق تھا کہ بلال اذان بند کرتے اور ابن اُم مکتوم اذان شروع کرتے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سحری کا کھانا بالکل آخری وقت میں آنحضرت ﷺ کو پسند تھا۔

افطاری کے متعلق آپ کا یہ ارشاد ہے کہ بالکل پہلے وقت میں کر لینی چاہئے۔ چنانچہ بخاری شریف میں روایت ہے..... (بخاری بابُ تَعَجُّلِ الْاَفْطَارِ)

کہ میری امت کے لوگ بھلائی کو اس وقت تک حاصل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری پہلے وقت میں کیا کریں گے۔

اس کے ایک لطیف معنی شارحین حدیث نے یہ کئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ جب تک لوگ میری سنت پر عمل کرتے رہیں گے ان کا بھلا ہوگا۔ میں پہلے وقت میں افطاری کرتا ہوں اور جب تک میری امت میری سنت کی تابع رہے گی اور میری سنت پر عمل کرے گی اس وقت اللہ تعالیٰ کی بڑی برکتیں بھی اسے حاصل ہوتی رہیں گی۔

پس اوّل وقت میں افطاری اور آخری وقت میں سحری کھانا بڑی برکت کا موجب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ہمیں

اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے تا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی برکات سے نوازتا چلا جائے۔

(خطبات ناصر جلد اول ص 70)

شام کی کلاسز میں داخلہ

(بیوت الحمد پرائمری و ہائی سکول اور

مریم گرلز سکول دارالنصر)

بیوت الحمد پرائمری و ہائی سکول۔ مریم گرلز سکول دارالنصر میں شام کی کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ ان میں پریپ تائمڈ کلاسز شامل ہیں۔ داخلہ فارمز متعلقہ سکولز سے 15 اگست 2011ء سے دستیاب ہوں گے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 اگست دوپہر 12 بجے ہے۔ انٹرویو کے اوقات اور کلاسز کے اجراء کی تاریخ متعلقہ سکولز کے نوٹس بورڈز پر آویزاں کر دی

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہ دمورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 628

آسمانی حکومت کی ازلی

تقدیر مبرم

قادیان میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اغراض و اہمیت پر ایک خصوصی خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا میں ہمیشہ ہی اس مسئلہ کو سوچتا رہا ہوں کہ آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میرا کام ختم ہو جائے گا اس دن سے پہلے پہلے اگر میں اس اصلاح میں کامیاب ہو جاؤں جو جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے اور جس کے بعد جماعت کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی تنزل کی طرف نہیں جاسکتا تو یہ

میرے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہوگا۔ میں نے قدم بقدم خدا تعالیٰ سے دعائیں اور استمداد کرتے ہوئے مختلف راستے تجویز کئے اور رفتہ رفتہ میں نے ان راستوں کو جماعت کے سامنے پیش کیا مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے میری ان تجاویز پر ایک حد تک عمل کیا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ وہ اپنی تعداد اور اپنے وقار کے لحاظ سے کہیں سے کہیں جا پہنچی کجا تو یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں جو آخری سالانہ جلسہ ہوا اس میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد سات سو تھی اور حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں جو آخری سالانہ جلسہ ہوا اس میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد تیرہ سو تھی اور کجا یہ حالت ہے کہ اب

ہمارے جلسہ کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے 34، 35 ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے گویا حضرت خلیفہ المسیح الاول کے زمانہ میں آخری جلسہ سالانہ پر جس قدر آدمی آئے تھے ان سے 25 گنا زیادہ آدمی آج ہمارے سالانہ جلسہ میں موجود ہیں اور یہ تعداد ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال زیادتی ہوتی چلی جاتی ہے۔ میں نے بار بار کہا ہے گویا یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں تقریر کرنے کے بعد یہاں سے اٹھوں گا یا نہیں مگر جو کچھ میں کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا تعالیٰ نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا

قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔ جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اس طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہر حال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا مگر بہر حال یہ خدائی فیصلہ ہے میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا نے اس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے۔“

(انوار العلوم جلد 18 صفحہ 276-277)

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سالانہ رپورٹس معلم سکولز نظارت تعلیم

ترتیبی امور

بچوں کو نماز سادہ ترجمہ اور پھر عملی طور پر نماز پڑھنی سکھائی گئی۔

تقریب آئین

15 طلباء / طالبات کی تقریب آئین منعقد ہوئی۔ 15 بچوں کو مکرم طاہر احمد بلوچ صاحب اور عزیزہ میمونہ بشری صاحبہ نے قرآن مجید پڑھایا۔ یہ معلم سکول کلاس پنجم تک ہے اور اس میں کل بچے 95 پڑھ رہے ہیں۔

معلم کلاس الموعود پبلک مڈل سکول

بستی اللہ داد خان راجن پور

2000ء سے یہ معلم سکول چل رہا ہے اور رجسٹرڈ ہے۔ مکرم بشری طالبہ صاحبہ زوجہ مکرم طالب حسین صاحب اور صادقہ طلعت صاحبہ بنت مکرم لیتق احمد طاہر صاحب اس مڈل معلم سکول کو چلا رہی ہیں۔ اس سکول میں 26 لڑکے اور 41 لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔

یسرنا القرآن 46 بچے پڑھ رہے ہیں 14 بچے ناظرہ اور 6 بچیاں با ترجمہ قرآن پڑھ رہی ہیں۔ 8 بچوں نے آخری 25 سورتیں بھی حفظ کر لی ہیں۔ سیرۃ النبی ﷺ اور یوم خلافت کے اجلاسات

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ نظارت تعلیم کے زیر انتظام 7 معلم سکولز بیرون ازربوہ کام کر رہے ہیں۔ یہ معلم سکولز ایسی جگہ کھولے جاتے ہیں جہاں پر احمدی طلبہ ہوں اور قریب گورنمنٹ یا پرائیویٹ سکول نہ ہو اور بچوں کو حصول تعلیم کیلئے دور جانا پڑ رہا ہو۔

مسرور اکیڈمی صادق پور

ضلع عمرکوٹ

ضلع عمرکوٹ میں سب سے پہلے معلم سکول کا اجرا ہوا اور مکرم طاہر احمد بلوچ صاحب اور ان کی بیٹی عزیزہ میمونہ بشری صاحبہ بڑی محنت اور مشقت اور دل جمعی سے معلم سکول چلا رہے ہیں اس سکول کے بعض طلبہ جنہوں نے بعد ازاں وقف کیا اور وہ مربی سلسلہ اور معلم بن گئے ہیں اور اسی طرح یہ مدرسہ الحفظ سے بھی قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں ان کی مختصر رپورٹ یہ ہے۔

تعلیم القرآن

سال 11-2010 میں 173 اطفال و ناصرات اس سکول میں پڑھتے رہے۔ ناظرہ 45 نے مکمل کر لیا 10 ناظرہ سیکھ رہے ہیں اور 13 نے یسرنا القرآن شروع کیا ہے۔

ہوئے غیر نصابی سرگرمیوں میں سادہ دوڑ۔ ایک ٹانگ کی دوڑ۔ ریلے ریس۔ لانگ جپ، ہائی جپ اور سی کودنے کے مقابلے کروائے گئے۔

معلم سکول میادی نانوں

ضلع نارووال

یہ سکول 16 نومبر 2005ء سے نارووال کے سرحدی علاقہ میں واقع میادی نانوں گاؤں میں جاری ہے۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھی کارکردگی کا حامل ہے۔ اس کے معلم مکرم مرزا عطاء الحق صاحب ہیں۔ گاؤں میں متعین معلم صاحب وقف جدید بھی حتی المقدور مدد کر رہے ہیں۔ اس میں 30 طلبہ پڑھ رہے ہیں۔

درسی کتب کے علاوہ تشہید اور خالد کے مضامین بھی پڑھ کر سنائے جارہے ہیں۔ 5 کلاؤں اجماعاً کے پروگرام بھی ہوئے۔ جس میں کھانے کے آداب سکھائے گئے۔ یوم مصلح موعود۔ یوم مسیح موعود۔ یوم آزادی۔ یوم خلافت بھی منائے گئے۔

اسی طرح 4 وقار عمل کروائے گئے۔ دینی نصاب۔ نصاب وقف نو 50% تک پڑھایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائے خطوط نماز سادہ با ترجمہ قصیدہ حضرت مسیح موعود اور تعلیم القرآن کی کلاسز بھی جاری رہیں۔

پانچویں کلاس کی الوداعی پارٹی بھی کی گئی۔

معلم کلاس۔ مڈل سکول

ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ

مڈل سکول بیٹ دریائی ضلع مظفر گڑھ

یہ دونوں سکول خدا کے فضل سے رجسٹرڈ ہیں اور 2004ء سے جاری ہیں۔ اس سکول کے معلمین مکرم محمد عابد راجیل صاحب، مکرم اعجاز احمد انجم صاحب، مکرم حضور بخش صاحب، فخر احمد طاہر صاحب، مکرم عابد حسین صاحب اور مکرم عمران احمد طاہر صاحب ہیں اور ان دونوں سکولوں کا درمیانی فاصلہ 10 کلومیٹر کا ہے۔ پہلے دن سے دونوں کا ایک ہی ہیڈ ماسٹر تھا اب الگ الگ کر دیئے گئے ہیں۔

مڈل سکول ناصر آباد میں 240 بچے پڑھ رہے ہیں جو کہ ہفتہ تک کلاسز ہو چکی ہیں۔ علاقہ میں ماشاء اللہ سکول بہت اچھا نام پیدا کر رہا ہے۔

مڈل سکول بیٹ دریائی میں 69 بچے زیر تعلیم ہیں اور اچھا کام ہو رہا ہے۔ امسال سیلاب کی وجہ سے بچے بہت ڈسٹرب رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے رزلٹ %100 رہا۔

نصابی اور غیر نصابی پروگرام سارا سال جاری رہے۔ یوم خلافت خاص طور پر 27 مئی 2011ء کو منایا گیا اور تلاوت نظمیں اور تقاریر ہوئیں۔

خلافت کے بارہ میں اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔

والی بال کی ٹیم باقاعدگی سے ہوتی ہے اسی طرح سے دوڑ، لانگ جپ کے مقابلے بھی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ تمام طلباء و طالبات کے علم میں بہت برکت ڈالے اور وہ مفید و وجود بن سکیں۔

(نظارت تعلیم)

عصر حاضر کی طب کی روشنی میں روزہ کی افادیت

رمضان کے روزوں کے انسانی صحت پر منفی نہیں بلکہ مثبت اثرات ہی پڑتے ہیں

﴿قسط اول﴾

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب

خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کئی طرح سے انسان کو اپنے دامن میں لپیٹے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود ہی انسان کی صحت پر قرار رکھنے کے اس اصول کی طرف راہنمائی فرمائی کہ ”کلوا واشربوا ولا تسرفوا“ کہ کھاؤ پیو لیکن کھانے پینے میں اسراف سے کام نہ لو۔

(الأعراف: 32)

اسی طرح کھانے پینے کے حوالے سے صحت کے ایک اور اصول کی طرف توجہ دلائی کہ ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق جو اس کے لئے ”طیب“ ہے یعنی اس کی صحت اور مزاج پر منفی اثر نہیں ڈالتا اس کو کھائے۔ لیکن انسان چونکہ کمزور ہے جس سے خطائیں اور لغزشیں ہوتی رہتی ہیں اور کھانے پینے میں اسراف ہوتا رہتا ہے اور ایسی اشیاء بھی کھا لیتا ہے جو اس کے لئے طیب نہیں ہوتیں جس کے نتیجہ میں اس کی صحت کو مختلف بیماریوں سے خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان خطرات کا ازالہ کرنے کے لئے دین حق نے ہر مومن پر سال میں ایک بار ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے جو اس کی جسمانی اور روحانی دونوں صحتوں کے لئے ازحد ضروری ہیں۔

یہ خدا کا مومنوں پر بے حد احسان ہے کہ اس نے ان کے لئے روزوں کی ایسی تعلیم دی جو ان کی روحانی اور جسمانی صحت کی ضامن ہے۔ اس طرح رمضان کا مہینہ قرآنی آیت ”واذا مرضت فهو يشفين“ یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ خدا ہی مجھے شفاء عطا فرماتا ہے۔ (الشعراء: 81) کی بھی ایک لطیف تفسیر ہے۔ یعنی بیمار تو انسان خود اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ان سے شفاء خدا کی طرف سے اس طرح آتی ہے کہ خدا نے خود ہی صحت کو دوبارہ حاصل کرنے کے اصول بتا دیئے ہیں جن پر اگر صحیح طرح سے عمل کیا جائے خدا اپنی قدرت کے ہاتھ سے شفاء عطا فرما دیتا ہے۔

یہ بات ایک مسلمہ حقیقت بن کر سامنے آچکی ہے کہ رمضان کے روزوں کا صحت انسانی پر مثبت اثر ہی پڑتا ہے اور اس کے منفی اثرات نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود بعض معاندین اسلام ریسرچ کے نام پر بعض دفعہ ایسی من گھڑت تحقیقات پیش کر دیتے ہیں جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دین حق کی روزوں کے بارے میں

تعلیم انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ مسلمان اطباء اور غیر مسلم اطباء کی روزوں کے بارے میں تحقیقات کیا کہتی ہیں۔

روزہ انسان کے لئے

نقصان دہ نہیں

طبی تحقیقات سے ثابت ہے کہ کھانا کھانے کے بعد کھانے کو معدہ میں ہضم ہونے اور پھر انٹریوں کے ذریعہ کھانے سے حاصل شدہ ضروری مواد کو خون میں شامل ہونے کے لئے غذا کی مناسبت سے 2 سے 6 گھنٹے تک کا وقت درکار ہوتا ہے جس کے بعد فضلہ جاتا ہے جو قدرت کے نظام کے تحت جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس دورانہ کو Interpradial or Absorptive Phase کہتے ہیں۔ اور پھر ان 2 سے 6 گھنٹوں جن کے دوران کھانا ہضم ہو کر خون کا حصہ بنتا ہے کے بعد کا وقت جسے Postprandial or Postabsorptive Phase کہتے ہیں کے تقریباً 18 گھنٹے تک اگر انسان کو بالکل بھوکا رہنا پڑے تو وہ بھوکا رہ سکتا ہے اور اس کے جسمانی نظام میں کسی قسم کا کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور وہ نارمل انداز میں تمام کام کرتا رہتا ہے جبکہ اس دوران خون کے سرخ ذرات اور اعصابی نظام گلوکوز اور دیگر مفید مادوں سے ہی جو جسم کے اندر جمع ہوتے ہیں سے تمام طاقت حاصل کر کے اپنی تمام ذمہ داریوں کو نارمل انداز میں ادا کرتے رہتے ہیں۔ یعنی اس 18 گھنٹے کی بھوک کے دوران جسم کو نہ صرف یہ کہ کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جسم کے اندر جمع شدہ گلوکوز اور دوسرے فائدہ مند اجزاء جو اگر زیادہ دیر جسم میں رہتے تو یا انہوں نے ضائع ہو جانا تھا یا جسم کو اپنی کثرت کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچانا تھا، جسم میں استعمال ہو جاتے ہیں۔ اب اگر پہلے 6 گھنٹے جب غذا ہضم ہوتی ہے اور اس کے بعد کے 18 گھنٹے جمع کئے جائیں تو یہ کل 24 گھنٹے بنتے ہیں۔ اب روزہ کا دورانہ دنیا کے تقریباً تمام خطوں میں 12 سے 17 گھنٹے بنتا ہے۔ پاکستان میں اگر روزے جون کے مہینے میں ہوں تو اس ماہ کی 22 تاریخ کو سال کا سب سے لمبا دن ہوتا ہے۔ اس روز بھی سحری سے

لے کر افطاری کا دورانہ کم و بیش سولہ گھنٹے بنتا ہے۔ دنیا کے چند ایک علاقوں میں بعض خاص دنوں میں روزہ کا زیادہ سے زیادہ دورانہ 21 سے 22 گھنٹے بنتا ہے اور یہ دورانہ بھی ان 24 گھنٹوں سے کم ہے جس دوران جسم کو بھوکا رہنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس طرح عصر حاضر کی طب سے یہ واضح طور پر ثابت ہے کہ روزے سے صحت مند انسانی جسم کسی طرح بھی منفی طور پر متاثر نہیں ہوتا اور کسی طور پر بھی روزہ انسانی جسم کے لئے نقصان دہ نہیں ہو سکتا۔

(التغیرات الحویلیة والغزویة لوجیة خلال الصیام فی

شہر رمضان لمعز الإسلام عزت فارس صفحہ 11)

عصر حاضر کی طب نے اس پر گہری سائنسی تحقیقات کی ہیں کہ روزہ رکھنا اور بھوکا رہنا کس قدر جسم کو دماغ اور انسان کی نفسیاتی اور اخلاقی حالت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ان تحقیقات کی ایک وجہ یہ بنی کہ روزہ کی تاریخ نہایت ہی پرانی ہے یہاں تک قدیم ترین تہذیبوں میں بھی مختلف اقسام کے روزے رکھنے کا ذکر ملتا ہے اور قدیم سے ہی صرف مذہب ہی نہیں بلکہ دیگر معاشرتی مکتبہ ہائے فکر اور طبی مکتبہ ہائے فکر روزہ کی افادیت بیان کرتے رہے ہیں۔ قدیم مصری تہذیب کے ملنے والے آثار سے بھی اس دور میں روزہ رکھنے یا بھوکا رہنے اور کم کھانا کھانے اور اس کے انسانی صحت پر مثبت اثرات ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ اہرام مصر پر یہ مشہور مقولہ لکھا ہوا ہے ”انسان جو کھانا کھاتا ہے اس کے چوتھے حصہ پر وہ خود زندہ رہتا ہے جبکہ باقی تین حصوں پر اس کا ڈاکٹر زندہ رہتا ہے“۔ بقراط وہ پہلا طبیب تھا جس نے انسانی صحت پر روزے کے مثبت اثرات کو تسلیم کیا اسی طرح فرعونی دور میں سکندریہ کے اطباء اپنے مریضوں کو روزے رکھنے کی نصائح کرتے تھے تاکہ ان کو شفاء جلد حاصل ہو۔

اس دور میں جیسے سائنس نے دوسرے شعبوں میں ترقی کی طب کے شعبے میں بھی خاص ترقی کی ہے اور کئی طریقہ ہائے علاج منظر عام پر آچکے ہیں۔ صحت انسانی پر تحقیقات کرنے والے اطباء نے تاریخ اور مذہب میں روزے کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے اس پر بھی تحقیقات کیں تو انہیں روزے کے انسانی صحت پر غیر معمولی اثرات کے

بارے میں علم ہوا اور اس چیز کے بارے میں انہیں علم ہوا کہ روزہ انسانی جسم پر بیالوجیکل کہاں کہاں اور کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ اس طرح اب طب کی دنیا میں ایک اور طریق علاج ”صحت کی خاطر روزہ“ یا Fasting for health اور Fasting therapy کے نام سے دنیا میں متعارف ہو چکا ہے دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے ہسپتال بنائے گئے ہیں جہاں روزوں کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے

”صحت کی خاطر روزہ“ ایک طبی اصطلاح ہے جس میں علاج کی خاطر مریض کو صبح سے شام تک کھانا کھانے سے روکا جاتا ہے اور صرف شدید ضرورت کے وقت کسی قدر پانی پینے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس قسم کے علاج کی غرض سے روزوں پر یورپ کے ڈاکٹروں نے کئی تحقیقات کی ہیں۔ یہ روزہ کی قسم اگرچہ سو فی صد اسلامی روزوں کی طرح تو نہیں لیکن یہ اسلامی روزوں کے قریب ترین شکل کے روزے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی ان تحقیقات سے نکلنے والے نتائج کو اسلامی روزوں پر لاگو کیا جا سکتا ہے بلکہ چونکہ اسلامی روزہ زیادہ منظم اصولوں کے تحت رکھا جاتا ہے اس لئے اس کے فوائد بدتر جہاں بہتر ہیں۔

ڈاکٹر Dewey نے 1899ء میں روزوں پر اپنی تحقیق پر مشتمل کتاب شائع کی جس کا عربی ترجمہ ”الصوم الذی یشفی“ کے نام سے شائع شدہ ہے جس میں انہوں نے تحریر کیا ”کئی محققین اس پر متفق ہیں کہ صحت کی غرض سے روزہ تمام اعضاء انسانی پر گہرا مثبت اثر ظاہر کرتا ہے“۔

1928ء میں ڈاکٹر ڈرمان نے امسٹرڈیم میں غذائی پیریہز کے موضوع پر ہونے والی ایک کانفرنس میں جو اس سلسلہ کی آٹھویں کانفرنس تھی روزوں کے ذریعہ یا بھوک کے ذریعہ علاج کرنے کے طریق کو اختیار کرنے اور اس پر ریسرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کانفرنس میں دیگر شالمین اطباء اور سائنس دانوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ روزہ بد پر بیہیزی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریوں کے علاج کا بہترین ذریعہ ہے اور اسی طرح بلڈ پریشر، شریانوں کی سختی اور اعصابی اضطراب اور رعشہ جیسے امراض میں روزوں کی افادیت پر اتفاق کیا۔

1941ء میں ڈاکٹر بوخنجر کی کتاب جس کا عربی ترجمہ ”المعالجۃ بالصوم كطریقة بیولوجیة“ یعنی ”بیالوجیکل اصولوں کے تحت روزوں سے علاج“ شائع ہوئی جس میں مصنف مذکور نے بتایا کہ روزوں کو کس طرح علاج کے لئے استعمال کیا جا سکتا اور کیسے یہ علاج امراض سے شفا بخشتا ہے نیز بتایا کہ کس طرح روزے انسانی جسم کے تمام اعضاء کو مضبوط کرتے ہیں اور ان

کے اندر جمع شدہ ہی مواد کا خاتمہ کرتے ہیں۔
1976ء میں پروفیسر نیلک لائف بیلوی آف ماسکو کی علاج کی غرض سے روزوں کی افادیت پر ایک کتاب شائع ہوئی اور جس کا عربی ترجمہ ”الجوع من أجل الصحة“ کے عنوان سے شائع ہوا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہر انسان اور خصوصاً بڑے شہروں میں رہنے والے ہر فرد کو چاہئے کہ وہ ہر سال کم از کم تین یا چار ہفتوں کے روزے رکھے تاکہ وہ زندگی بھر کامل اور عمدہ صحت سے لطف اندوز ہوتا رہے۔

یاد رہے کہ مسلمانوں پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں اور یہ محققین یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ تین سے چار ہفتوں کے روزوں سے انسان زندگی بھر صحت مندرہ سکتا ہے۔

(http://www.dmeducation.com/vb/archive/index.php/t-13671.html)

اسی طرح ڈاکٹر H. Lutzner نے اسی موضوع پر اپنی تحقیقات اپنی کتاب میں شائع کیں جس کا عربی ترجمہ ”العودة إلى حياة سليمة بالصوم“ از ڈاکٹر طاہر اسماعیل شائع ہوا اس کے علاوہ کئی دیگر محققین نے روزوں کی افادیت پر اپنی تحقیقات شائع کی ہیں۔ کئی مسلمان ممالک میں کئی مسلمان محققین نے بھی اسلامی روزہ خصوصاً رمضان کے حوالے سے تحقیقات کی ہیں۔ اس مضمون میں مسلمان اور غیر مسلم محققین کی روزہ کے بارے تحقیقات کا کسی قدر خلاصہ پیش ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ رکھنے یا کسی خاص مدت تک بھوکا رہنے اور خصوصاً دین حق میں روزہ کے کیا کیا فوائد ہیں تاکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ کس طرح دین حق عین انسانی فطرت کے مطابق ہے اور کس موجودہ دور کی ترقی یافتہ سائنس دین حق کی تعلیمات کی حکمت پر مہر تصدیق ثبت کرنے پر مجبور ہے۔

مریضوں کے لئے روزہ

کی ممانعت

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ دین حق نے ایسے افراد کو جو اپنے آپ کو مریض کے زمرہ میں شامل کرتے ہیں دینی طریق کار کے مطابق روزے رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ ایسا روزہ جس میں صبح سے شام تک کچھ بھی کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہوتی مریض کے لئے خطرناک ہوتا ہے۔ لیکن ”طبی روزہ“ جس کی وضاحت خاکسار اوپر کر چکا ہے وہ مکمل طور پر دینی روزہ تو نہیں ہوتا لیکن اس کے فریب ترین شکل ہے جس میں حسب ضرورت مریض کو صرف پانی پینے کی اجازت ہوتی ہے نیز یہ اس طریق علاج کے ڈاکٹروں کی نگرانی اور ان کی ہدایات کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ

”طبی روزہ“ معالج کی نگرانی میں کسی بھی ایام میں رکھا جاسکتا ہے اور اس سے مستفید ہوا جاسکتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ایسی تحقیقات پیش ہیں جو یا تو مسلمان اطباء کی ہیں جنہوں نے رمضان کے دوران صحت مند انسانوں پر روزوں کے مثبت اثرات کو مشاہدہ کیا یا ایسے معالجین کی ہیں جنہوں نے مریضوں کو طبی روزے رکھوا کر اس کے صحت پر مثبت اثرات کو مشاہدہ کیا جس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر صحت مند مومن روزے رکھتا ہے تو وہ کس طرح ان امراض سے زندگی بھر کے لئے بچ سکتا ہے نیز مریض بھی اگر دینی طرز پر روزہ نہیں رکھ سکتا تو کم از کم وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ”جب شدید بھوک ہو تو کھانا کھاؤ اور جب ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ روک لو“ کی روشنی میں کھانے پینے میں مناسب رویے اپنا کر اپنے شفاء کے معیار کو بڑھا سکتے ہیں۔

روزہ تقویت قلب کا باعث

دل کے اکثر امراض کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بعض قسم کی غذاؤں کے بکثرت استعمال کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے بلڈ پریشر اور دیگر دل کی بیماریوں میں ایسی غذاؤں مثلاً گوشت اور نمک کی زیادتی، کولیسٹرول بڑھانے والی غذاؤں سے روکا جاتا ہے اور اگر مریض اپنے غذا کے نظام کو بہتر کر لے تو اکثر حالتوں میں ادویات کے بغیر ہی دل کے کئی موذی مرض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اگر انسان رمضان کے روزے رکھتا ہو اور پھر سنت نبوی کے مطابق کبھی کبھار نفلی روزے رکھنے کا بھی عادی ہو تو عام زندگی میں کھانے پینے میں بے احتیاطی کے نتیجے میں خون میں پیدا ہونے والی کولیسٹرول کی زیادتی حد اعتدال تک آ جاتی ہے اسی طرح دیگر مواد جو غذا کی زیادتی کی وجہ سے دل پر بوجھ بنے ہوتے ہیں وہ بھی اعتدال میں آ جاتے ہیں۔

فلسطین میں اور کو بیت میں اطباء کی دو مختلف ٹیموں نے رمضان کے ایام میں روزہ رکھنے والے افراد کے خون کا معائنہ رمضان شروع ہونے سے قبل اور پھر رمضان کے روزے رکھنے کے بعد کیا تو جو اعداد و شمار سامنے آئے وہ حیران کن تھے۔ باوجود اس کے کہ ان افراد کو سُحری اور افطاری کے وقت ہر قسم کا کھانا کھانے کی اجازت تھی جس میں روغنیاں وغیرہ بھی تھی لیکن دن بھر روزے رکھنے کی وجہ سے ان کے خون میں موجود مفید کولیسٹرول یعنی HDL - Cholesterol کی مقدار بہت بڑھی ہوئی تھی اور مضر کولیسٹرول LDL Cholesterol کی مقدار کم تھی اور اس کی مقدار کم ہونے کا مطلب یہی ہے کہ ایسے مریضوں میں دل کے امراض کا خطرہ کم ہے۔

(American Journal of Clinical

Nutrition 1993)

ڈاکٹر ہیرورڈ کارنگٹون Dr. Hereward Carrington جو بہت بڑے سائنس دان اور ماہر معالج تھے لکھتے ہیں۔ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ روزہ ایک تھکے ہوئے اور ناتواں دل کے لئے ٹانگ کا کام کرتا ہے اور یہی روزہ ہی وہ نیچرل علاج ہے جس سے یہ بیمار دل اپنی بیماریوں سے نجات پاتے ہیں پس روزہ دل کو طاقت ور بناتا ہے اور کام کرنے میں اس کی تندرہی میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔“

(Vitality, Fasting and Nutrition by Hereward Carrington.

Rebman company New Yourk 1908 page:500)

روزہ کس طرح دل کے لئے بطور ٹانگ کے کام کرتا ہے اس بات کی تشریح کرتے ہوئے ایک اور ڈاکٹر ارونگ جیمز ایلس Irving James Eales لکھتے ہیں کہ روزہ کی وجہ سے دل کو اس شدید محنت اور مشقت کی نسبت کم مشقت کرنی پڑتی ہے جو اسے عام حالات میں کرنا ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ وہ اس روزہ کی حالت کے دوران جو کہ دل کے دراصل ایک آرام کی حالت ہوتی ہے، میں اپنی ضائع شدہ طاقتوں کو دوبارہ جمع کر سکے۔ اسی طرح تدریجاً اس کا بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے اور نبض کی تیز رفتاری میں بھی کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے دل پر عام حالات کی نسبت 25% کم وزن پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے پھر دل کی عمر اور اس کے کام کرنے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔“

(Healthology (Health Study).

Healthopathy (the Fasting

Cure, Health Treatment)by

Eales, Irving James. published

by L.N Fowler 1907)

Dr. Herbert M Shelton نے دل کے کئی مریضوں کا علاج انہیں مختلف وقتوں میں ایک خاص ٹائم ٹیبل کے مطابق بھوک رکھ کر کیا چنانچہ وہ کہتا ہے:-

”روزہ ان پر بیجان مواد کا قلع قمع کرتا ہے جو دل کو مریض بنانے کا سبب بنتے ہیں اسی طرح روزہ دل کو آرام کی فرصت مہیا کرتا ہے جس کی وجہ سے اس پر عام حالات میں پڑنے والے کام کے بوجھ میں کمی ہوتی ہے نیز روزہ سے خون صاف ہوتا ہے جس کی وجہ سے دل کو بھی صاف ستھری غذا ملتی ہے۔“

(الادوی بالصوم ترجمہ کتاب The Science

of Fasting, and Fine Art of Fasting,

ایم شیلٹن۔ طبع دوم 1987۔ دارالرشد حلوبنی

دشق۔ صفحہ 36)

ڈاکٹر رودا کوف نے arterial strain یعنی شریانی دباؤ کی زیادتی (جس کی وجہ سے بلڈ پریشر کا اضافہ ہوتا ہے) کی لاعلاج اور پرانے مریضوں کا علاج روزے رکھوا کر یا خاص ٹائم ٹیبل کے مطابق ان مریضوں کو بھوکا رکھ کر کیا جس کے نتیجے میں اس ڈاکٹر کی یہ تحقیقات سامنے آئیں کہ پہلا روزہ رکھتے ہی اس شریانی دباؤ میں کمی آئی شروع ہو گئی اور 15 سے 20 دن روزہ رکھنے کے دوران یہ دباؤ اپنی نارمل حد تک پہنچ گیا اور اس پر مستزاد یہ کہ جن مریضوں کو اس مرض کے ساتھ سردرد تھی وہ بھی ٹھیک ہو گئی اور مریضوں کی یادداشت بہتر ہو گئی اور ان کی سوچنے اور توجہ مرکوز کرنے کی قوت میں اضافہ ہوا۔ اور اس مشق سے گزرنے والے مریضوں نے جب روزے چھوڑے تو ان کے بلڈ پریشر میں نسبتاً اضافہ ہوا لیکن وہ خطرہ کی حد سے نیچے ہی رہا۔ پس اگر کوئی روزے رکھنے کا عادی ہو تو اس کا بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے یا کم از کم خطرہ کی حد سے نیچے ہی رہتا ہے۔ شعبہ طب میں ریسرچ کرنے والے کئی محققین اس پر متفق ہیں کہ دل کی خرابی کی وجہ سے اچانک نظام دوران خون کا فیمل ہو جانا یعنی Cardiac circulatory collapse کو روزہ رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے کولیسٹرول کی زیادتی جس کے نتیجے میں شریانوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی طرح Myocardial infarction جس کے نتیجے میں اچانک دل کام کرنے سے رک جاتا ہے اور فوراً موت ہو جاتی ہے اور اسی طرح Stroke یعنی دماغ کی خون کی نالیوں میں خون جم جانا جس کے نتیجے میں برین ہیمیرج ہوتا ہے فوری موت یا فالج یا سکتہ وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں وغیرہ امراض روزہ رکھنے والوں میں کم ہوتے ہیں۔

(http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

زہریلے مواد کا روزوں

میں اخراج

ڈاکٹر بینر مارک فاؤن جو امریکہ میں شعبہ طب کے سائنس دانوں میں سے ایک سائنسدان ہیں کہتے ہیں کہ ہر انسان کو روزوں کی ضرورت ہوتی ہے چاہے وہ بیمار ہو یا اس کو بیماری نہ بھی ہو کیونکہ غذاؤں کے زہریلے مواد جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں جو انسان کو مریض بنا دیتے ہیں اور اس میں چستی و چالاکی کا خاتمہ کر دیتے ہیں لیکن جب وہ روزہ رکھتا ہے تو یہ زہریلے مواد تحلیل ہو جاتے ہیں اور انسان کا وزن کم ہو جاتا ہے اور ان روزوں کا انسان کی جسمانی چستی پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا بلکہ مثبت اثر ہوتا ہے۔ روزہ جادو کی چھڑی کی

مکرم محمد اقبال قمر صاحب

اباجان میاں غلام محمد صاحب کا ذکر خیر

تعلق اور رابطہ تھا۔ ہر آنے والے شخص کو دعوت الی اللہ کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اپنے دوستوں کو اپنے ذاتی خرچ پر ربوہ لاتے۔ آپ سکوت اور شگفتگی کا حسین امتزاج تھے۔ آنکھوں میں حیاء کی معصومیت اور دل میں ایمان کی حلاوت، اعمال و اذکار میں خدا کے خوف کے ساتھ ساتھ اس کے لئے غیرت کا جذبہ نمایاں تھا۔ غصہ تھا مگر بے جا نہ تھا۔ بڑے با اصول اور محنت کی عظمت پر یقین رکھنے والے وجود تھے۔ سادہ مگر پُر وقار شخصیت تھے۔ آپ کی ذات میں سب کے لئے محبت اور شفقت تھی۔ والد محترم نے اپنی ساری زندگی بڑی سادہ اور پُر وقار اور باعزت گزاری۔

آپ سچے عاشق رسول تھے۔ آپ رسول پاک ﷺ کا مقدس نام بڑے احترام سے لیتے تھے۔ جب بھی آپ ﷺ کا نام آتا یا سنتے میرے والد صاحب ضرور ﷺ کہتے۔ آپ ہم سب کو تاکید کرتے چنانچہ ہمیں بھی ﷺ کہنے کی عادت ہو گئی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والد محترم کو صوم و صلوٰۃ اور تہجد کا عادی پایا۔ آپ قرآن پاک کی (باقی صفحہ 6 پر)

ہو جاتی ہیں وہ روزے رکھنے سے دور ہو گئیں۔ ایسی مریضات کو ایک سال یا بعض دفعہ دو سال تک مختلف وقفوں کے ساتھ روزے رکھنے پڑے۔ شیلٹن لکھتا ہے کہ جو رسولی روزے رکھنے سے ختم ہوتی ہے وہ دوبارہ ظاہر نہیں ہوتی اس طرح انسان بغیر آپریشن سے روزوں کے ذریعہ رسولیوں سے نجات پاسکتا ہے۔

(The Science and Fine Art of Fasting by Dr. Herbert M Shelton. Fasting for the Cure of disease by Dr. L. B Hazzard. published by: the physical culture publishing company New York. fort edition 1912)

رسولیوں پر ہونے والی ایک تحقیق میں ایک عورت کے رحم میں بلخ کے انڈے کے برابر رسولی تھی، مریضہ کو روزے رکھوائے گئے تو اکیس یوم میں رسولی کم ہو کر بادام کے برابر ہو گئی اور پھر مزید کچھ عرصہ روزے رکھنے سے وہ رسولی ختم ہو گئی اور پھر دوبارہ روزے چھوڑنے کے باوجود بھی وہ رسولی نہ ہوئی۔

(http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

میرے پیارے اباجان میاں غلام محمد صاحب اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ پیارے ابا جان بڑے ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ بچوں میں بچے ہوتے اور جوانوں میں جوان اور بزرگوں میں بزرگ، چھوٹے بڑے سب آپ کی محفل کو پسند کرتے۔ آپ بہت ہی مخلص، ہمدرد، نرم مزاج، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور صابر اور شاکر و شکر مند تھے۔ وہ عظیم بے حد پیارا وجود گواہ آج ہم میں موجود نہیں مگر ان کی یادیں زندہ رہیں گی آپ محبت کرنے والے، ہر ایک کی فکر کرنے والے۔ غرض ہر کسی کا مکمل خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ میرے والد صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب حضرت میاں نبی بخش صاحب میرے دادا جان حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔

مرحوم وضعدار، بے لوث اور با اصول شخص تھے۔ زندگی کے ہر معاملہ میں جو بھی اصول وضع کیا سختی سے اس پر کار بند رہے۔ بے خوف اور نڈر احمدی تھے۔ جہاں جہاں بھی ملازمت کی بر ملا اپنے احمدی ہونے کا اظہار کیا۔ سینکڑوں لوگوں سے

روزہ کے ذریعہ مختلف

ٹیومرز (Tumors)

کا علاج

کئی محققین جن میں خصوصاً ڈاکٹر کریٹنگٹن، ڈاکٹر بریگ اور ڈاکٹر شیلٹن شامل ہے کہتے ہیں کہ روزہ کی وجہ سے جسم اپنے اندر موجود زائد مواد کو اپنے استعمال میں لاتا ہے اس وجہ سے ان زائد مواد سے جو ٹیومرز یا رسولیاں وغیرہ پیدا ہو سکتی ہیں وہ نہیں ہوتی علاوہ ازیں پہلے سے موجود ٹیومرز اور رسولیاں ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ روزہ جسم کے زائد مادوں کو تحلیل کرتا ہے اس طرح یہ ٹیومرز اور رسولیاں بھی تحلیل ہو کر جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔

(The Miracle of Fasting by Pual. C. Bragg. N. D. Phd page 9. and Vitality, Fasting and Nutrition by Hereward Carrington. Rebman company New Yourk 1908 page: 158)

ڈاکٹر شیلٹن اور لیڈی ڈاکٹر ایل بی ہارڈ نے اپنے کئی ایسے تجارب بیان کئے ہیں جن کے مطابق کئی رسولیاں جو رحم میں یا عورتوں کے سینہ میں پیدا

خون کی کمی ”انیمیا“ کی ایک قسم کا روزے سے علاج

خون کی کمی یا انیمیا کی کئی اقسام ہیں ان میں سے ایک خطرناک قسم Pernicious anemia یا Addison's anemia ہے، Addison-Biermer anemia، یہ خون کی کمی جسم میں وٹامن 12 کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ وٹامن 12 انسانی جسم میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ جسم اسے غذا مثلاً گوشت اور دودھ وغیرہ سے حاصل کرتا ہے اور جس کے لئے نظام ہضم میں موجود اس نظام کا درست ہونا ضروری ہے جو غذا سے اس وٹامن کو حاصل کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس خاص نظام کی خرابی سے جسم میں یہ کمی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ون ہے Win Hay نے اس خاص مرض کے 101 مریضوں کو روزے رکھوائے تاکہ روزوں کا اس مرض پر اثر کا علم ہو سکے۔ چنانچہ اس ریسرچ سے بات سامنے آئی کہ روزہ کی حالت میں معدہ اس پروٹین کو زیادہ پیدا کرتا ہے جو غذا سے وٹامن 12 کو حاصل کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ پس روزہ رکھنے سے اس خاص مرض کے مریضوں کے مرض میں واضح کمی واقع ہو گئی۔

(http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

روزہ اور جلدی امراض

ڈاکٹر محمد الطواہری استاد برائے جلدی امراض قاہرہ یونیورسٹی کہتے ہیں: ”غذا کا جلدی امراض کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ روزہ خون میں اور جلد کی رگوں میں پانی کی مقدار میں کمی کا باعث ہوتا ہے جس کی وجہ سے جلد میں موجود جراثیموں کو پھیلنے اور بڑھنے کا موقع کم ملتا ہے اس طرح جلد کے اندر جراثیموں کے خلاف نظام دفاع مضبوط ہوتا ہے جس سے جلدی انفیکشن کم ہو جاتے ہیں یا ختم ہو جاتے ہیں چنانچہ روزہ پھوڑوں پھنسیوں کا بہترین علاج ہے۔“

ڈاکٹر حسن عبدالعال صاحب پرنسپل طبیبہ کالج الازہر یونیورسٹی کہتے ہیں کہ روزہ کی وجہ سے جلد میں گلوکوز، چربی اور تیزابی مواد کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جوانی کے کیل مہاسوں اور دیگر جلدی امراض جوان جلدی مواد کی زیادتی سے ہوتے ہیں مثلاً سر کی جلد کے انفیکشن اور اس سے گندے پیپ دار مواد کا نکلنا وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ اسی طرح جلد کی الرجی اور خصوصاً urticaria کے مریض روزوں سے شفا پاتے ہیں۔

(http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

طرح ہے جو انتہائی تیزی کے ساتھ شفا بخشا ہے خصوصاً معدہ خون کے امراض شریانوں کے امراض اور روماتیزم وغیرہ۔

(Fasting, Hydrotherapy and exercise by Bernarr Macfdden)

دمہ کاروزوں کے

ذریعہ علاج

شام کے ڈاکٹر محمود البراشہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے دمہ کے کئی لا علاج مریضوں کا علاج طبی روزے رکھا کر کیا اور ابھی تین ہفتوں کے ہی روزے مریضوں نے رکھے تھے کہ ان کی یہ موذی بیماری دور ہو گئی۔

(مقدمۃ التذوی بالصوم از ڈاکٹر محمود البراشہ صفحہ 9) ڈاکٹر مورکولیس Morculis، ڈاکٹر شیلٹن اور ڈاکٹر یوٹون وغیرہ نے نظام تنفس خصوصاً دمہ کے کئی مریضوں کا علاج روزے رکھا کر کیا جس کی وجہ سے دمہ وغیرہ کے امراض دور ہو گئے اور نظام تنفس میں بہتری پیدا ہوئی۔ اس کی وجہ ڈاکٹر شیلٹن یہ بتاتے ہیں کہ روزہ کے دوران غذا کم کھانے کی وجہ سے جسم کو فاضل مادے بنانے کی ضرورت کم پیش آتی ہے جس کی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کیس اور دیگر مواد جو خون سے پھیپھڑوں کو صاف کرنا ہوتا ہے کم پیدا ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کو ان کی صفائی کرنے میں کم مشقت کرنی پڑتی ہے نسبت اس کے جو اسے عام حالات میں کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر میڈیا پیلنکو نے Bronchial asthma یعنی پھیپھڑوں کی نالیوں کے دمہ کے بعض مریضوں کو روزے رکھا کر ان کی بیماری پر روزوں کے اثرات دیکھنے کے لئے ریسرچ کی تو انہیں علم ہوا کہ 5 سے 8 روز روزے رکھنے سے ان کو دمہ کا دورہ نہ پڑا اور اس کے بعد جب ان مریضوں نے روزے رکھنے چھوڑے تو پھر کچھ عرصہ کے بعد ان کو دمہ کے دورے تو پڑے لیکن وہ بہت دیر دیر کے بعد پڑتے نیز ان کی شدت میں کمی ہوتی اور جلدی ہی ختم ہو جاتے اسی طرح اسی تحقیق کے دوران جن کو 15 سے 20 روز روزے رکھوائے گئے ان کے سانس لینے کے دوران آنے والی خراہٹ کی آواز کم ہو گئی اور سانس لینے کی آواز بہتر ہوئی اور دیگر نظام تنفس کے افعال میں بہتری سامنے آئی جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ روزے رکھنے سے پھیپھڑے مضبوط ہوئے۔

(The Fasting cure by Upton Sinclair. London-The Science and Fine Art of Fasting by Dr. H. M. Shelton.)

نصرت جہاں اکیڈمی - تعلیمی و تربیتی درسگاہ کا آغاز

صاحب، مکرم ڈاکٹر غلام احمد فرخ اور مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا اور خاکسار محمد خالد گوراپہ بھی بطور ممبر ناصر فاؤنڈیشن مقرر ہوئے۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے بعد عبوری طور پر مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب نے بھی چند ماہ بطور چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن کام کیا، بعد ازاں 1994ء میں موجودہ حضور انور صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن مقرر ہوئے اور 1997ء میں ناظر صاحب اعلیٰ کے عہدہ پر فائز ہونے تک بطور چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن کام کرتے رہے۔

ناصر فاؤنڈیشن کے سب سے پہلے سیکرٹری مکرم چوہدری عطاء الرحمن محمود صاحب تھے، دوسرے سیکرٹری مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب جھٹ، تیسرے سید محمود احمد صاحب۔ (حال ڈپٹی ایڈمنسٹریٹو طاہر ہارٹ سنٹر ربوہ) تھے اور اب موجودہ سیکرٹری مکرم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ہیں۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے پرنسپل کے طور پر مکرم لطف الرحمن محمود صاحب آف سی ایون کی تقرری ہوئی تھی، وہ بوجہ وقت پر ربوہ نہ پہنچ سکے۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن نے خاکسار کو اپنے دفتر میں طلب کیا۔ خاکسار کا تعارف محترم میاں صاحب سے برادر مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب (مرحوم) صدر صدر انجمن احمدیہ نے کروایا تھا۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ 24 اگست 1987ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے مجھے دفتر بلا کر بریفنگ دی اور اسی دن نظارت تعلیم میں ایک کرسی اور بیچ خاکسار کے لئے لگوا دیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے بارہ میں ابتدائی رپورٹیں اور ہدایات پر مبنی فائل بھی خاکسار کے سپرد کر دی اور خاکسار نے دعا کے ساتھ کام کا آغاز اسی دن کر دیا۔

نصرت جہاں اکیڈمی

کی عمارت

ابتدائی انتظامات مکرم چوہدری عطاء الرحمن محمود صاحب سیکرٹری ناصر فاؤنڈیشن نے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی ہدایات کے مطابق کر دیئے تھے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر

خاکسار اس مضمون کو اپنے اُن تمام شاگردوں کے نام کرتا ہے جنہوں نے اس درسگاہ سے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی اور پھر دنیا کے مختلف ممالک میں اس ادارہ کے سفیر بن گئے اور مختلف رنگوں اور انداز میں زندگی کے نشیب و فراز عبور کر کے دینی و دنیاوی لحاظ سے ایک کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئی ہوئی یہ نوجوان نسل جن کو خاکسار کبھی جلسہ سالانہ U.K کبھی جرمنی اور کبھی کینیڈا میں ملتا ہے تو دوڑتے ہوئے ادب اور شکر کے جذبات کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور اپنا تعارف جب مختلف جماعتی خدمات ادا کرنے کے حوالے سے کرواتے ہیں تو خاکسار کے دل کی گہرائیوں سے اُن ہزاروں طلباء و طالبات کے لئے جو اب اس تعداد تک پہنچ چکے ہیں ”اللہم زد فزید“ کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جذبہ عزت و احترام اساتذہ اور شاگردوں میں قائم و دائم رہے اور شکر کے جذبات کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعائیں آئندہ آنے والی نسلوں تک اثر پذیر ہوتی رہیں اور شیخ احمد بیت کے یہ پروانے خلافت کی لڑی میں جڑے ہوئے موتیوں کی طرح ایک دوسرے سے محبت و یگانگت کے رشتوں کو استوار کرتے چلے جائیں۔ آمین ثم آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی ہدایت پر ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ پاکستان کی طرف سے ستمبر 1987ء سے نصرت جہاں اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا اور ستمبر 1987ء میں چھٹی، ساتویں اور نویں کی کلاسز کا اجرا کر دیا گیا۔ ابتدا میں یہ ادارہ اُردو میڈیم ہائی سکول کے طور پر کام کرتا رہا۔

ناصر فاؤنڈیشن کے چیئر مین صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تھے۔ اس کے علاوہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، چوہدری محمد علی صاحب، مکرم راجہ غالب احمد صاحب، مکرم محمود مجید ایڈووکیٹ صاحب لاہور، میجر شاہد عطاء اللہ صاحب، چوہدری فتح محمد صاحب لاہور اور مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب بطور ممبر بورڈ ناصر فاؤنڈیشن مقرر ہوئے۔ چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لیگل ایڈوائزر تھے۔ بعد میں مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب، مکرم ملک خالد مسعود احمد صاحب، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب، مکرم نواب دودو احمد خان

دے آمین۔ فرنیچر، الماریاں، سیٹھنری، دفتری ساز و سامان سب خرید کر رکھا تھا۔

بیت الاقصیٰ سے ملحقہ عمارت جلسہ سالانہ کی پیرکس کا کچھ حصہ سکول کی عمارت کے لئے ہمیں دے دیا گیا، یہ یاد رہے کہ یہ پیرکس جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی قیام گاہیں تھیں جن کی چھتیں بہت نیچی تھیں، نیچے فرش اینٹوں کے تھے۔ ابتدا میں ہمیں طلباء اور سٹاف کی کرسیاں اور ڈیسک کی ترتیب لگانی بھی مشکل تھی، سطح ہموار نہیں تھی اور اوپر نیچے ہو جاتی تھیں۔ پیرکس کے ارد گرد بڑے بڑے گڑھے تھے۔ راستے کچے اور خاردار جھاڑیوں اور خود رو جنگلی لیکروں کے درخت تھے۔ اللہ کا نام لے کر ابتدائی سالوں میں یہاں طلباء اور سٹاف نے مثالی وقار عمل کر کے اُس کو استعمال کے قابل بنایا، سانپ وغیرہ بھی نکل آتے تھے، ارد گرد کے رہنے والے سیدھے پیرکس سے گزر جاتے تھے۔ بیرونی دیواروں میں پگڈنڈیاں بنی ہوئی تھیں، یہ دیواریں بعد میں بنی ہیں۔ بڑی کھلی سی جگہ تھی۔ اُس زمانے کے ابتدائی سالوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ماحول کو دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا

سٹاف اور عملہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی پہلی سٹاف میٹنگ یکم ستمبر 1987ء کو ہم نے بیت الاقصیٰ سے ایک صف لاکر درخت کے نیچے بچھا کر کی تھی۔ اس میٹنگ میں درج ذیل سٹاف ممبرز شامل تھے۔

- 1- خاکسار محمد خالد گوراپہ۔ پرنسپل
 - 2- مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب و اُس پرنسپل
 - 3- مکرم عبدالصمد قریشی صاحب
 - 4- مکرم نصیر احمد صاحب ایم ایس سی
 - 5- مکرم ماسٹر عبدالقادر صاحب
- بعد میں سکول کھلنے پر اور طلباء کے داخلے کرنے کے بعد مکرم داؤد احمد چٹھہ صاحب اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اور ماسٹر نعمت اللہ صاحب بھی شامل ہو گئے پھر جنوری 1988ء میں مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے بھی اکیڈمی join کر لی۔ اکیڈمی کے پہلے کلرک ملک عبدالاعلیٰ تھے، مددگار کارکن شبیر احمد قریشی صاحب اور مظفر احمد صاحب تھے اور مالی بشیر احمد تھے۔

ربوہ میں نصرت جہاں اکیڈمی کی اپنی نوعیت کی پہلی PTA میٹنگ کی صدارت مکرم و محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے کی اور اس میٹنگ میں خاکسار نے سکول کے Working System کے بارہ میں والدین کو بریفنگ دی۔

بقیہ صفحہ 5 میرے ابا مکرم غلام محمد صاحب

تلاوت تہجد اور نماز فجر کے درمیانی وقت میں کیا کرتے تھے۔

رمضان المبارک کے روزے بڑے بڑے اہتمام سے رکھتے تھے۔ زندگی میں کئی مسائل آئے ان کا حل دعاؤں سے ڈھونڈا۔ بہت دعا گو بزرگ تھے اور ہمیں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے۔ آپ کا سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بھی سچا اور مخلصانہ تعلق تھا جو زندگی کے آخری لمحہ تک پوری وفاداری کے ساتھ نبھایا۔ وصیت کے با برکت نظام میں شامل تھے۔ اپنے چندہ جات باقاعدگی سے سیکرٹری مال کے پاس جا کر خود ادا کرتے کبھی سستی نہ کی اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر خوشی سے لبیک کہتے۔ خلافت سے وابستگی مرحوم کا طرہ امتیاز تھا۔ ہر خلیفہ وقت سے عقیدت اور محبت کو واحد سہارا جانتے تھے۔ تین خلفاء کا روشن دور دیکھا۔ ہر جلسہ سالانہ پر چھٹی لے کر راولپنڈی سے گاؤں آتے اور بچوں کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ تشریف لاتے۔ جب بھی خلیفہ وقت سے ملاقات کا وقت ہوتا پہلے ہی ہمیں ساتھ لے کر اول وقت میں شرف ملاقات حاصل کرتے۔

ملازمت کے سلسلہ میں تقسیم ہند کے بعد لاہور، ملتان، راولپنڈی اور پھر لاہور ملازمت کی۔ جب بھی نئی جگہ ٹرانسفر ہوتی۔ سب سے پہلے احمدیہ بیت الذکر کا پتہ کرتے۔ آپ کی آواز سریلی اور پر غم تھی۔ والد صاحب ہمیں درنیشن اور پنجابی کی تکھی میخ دی، مہدی داننگ وغیرہ سناتے تھے۔ ہم خوب مزے لے لے کر سنا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف شعراء کرام کا کلام سنایا کرتے تھے۔ والد صاحب کو سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا بھی بڑا شوق تھا۔ افضل روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود خود خرید کر پڑھا کرتے تھے۔ جب تک کوئی کتاب مکمل پڑھ نہ لیتے نیند نہ آتی تھی۔

اولاد میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب اولاد اللہ کے فضل سے شادی شدہ ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ سے گہرا تعلق ہے اور تمام اولاد اللہ کے فضل سے وصیت کے با برکت نظام سے وابستہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاق و وفا کے وہی معیار قائم کرتے چلے جائیں جن کے نمونے ہمارے بزرگوں نے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو اپنانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام نسل کو تاقیامت احمدیت سے وابستہ رکھے۔ بلکہ بہترین رنگ میں سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرماتے چلا جائے۔

داخلہ انٹرمیڈیٹ کلاسز (ایونگ)

داخلہ کا ترمیمی شیڈیول مندرجہ ذیل ہے

داخلہ فارم 3 اگست سے صبح 8:30 تا 12:00 بجے دوپہر دستیاب ہوں گے۔
فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 اگست دوپہر 12:00 بجے تک ہے۔
میرٹ لسٹ 20 اگست کو 12 بجے دوپہر لگائی جائے گی۔
واجبات کی ادائیگی 21 تا 24 اگست 12 بجے دوپہر تک کی جاسکتی ہے۔
آغاز تدریس 4 ستمبر 2011ء سے ہوگا۔
(نظارت تعلیم)

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

نظارت تعلیم کے ادارہ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالین ربوہ میں شام کے اوقات میں انٹرمیڈیٹ کلاسز میں مندرجہ ذیل گروپس میں داخلہ کیا جائے گا۔
☆ پری میڈیکل ☆ پری انجینئرنگ ☆ ریاضی - فزکس - کمپیوٹر سائنس ☆ ریاضی - شماریات - کمپیوٹر سائنس ☆ ریاضی - شماریات - اکٹانس ☆ جغرافیہ - اردو ادب - اکٹانس ☆ سوکس - تاریخ - اسلامیات (اختیاری)

ضرورت خواتین اساتذہ و کارکنان برائے ایونگ کلاسز

(نظارت تعلیم ربوہ)

بیوت الحمد للہ سکول اور مریم گرلز سکول دارالنصر (انگلش میڈیم) میں پرائمری اور ہائی سیکنڈری کیلئے نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل مضامین کیلئے ایسی احمدی خواتین اساتذہ و دیگر عملہ کی ضرورت ہے جو وقف کے جذبے کے ساتھ خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ مذکورہ اہلیت کی حامل احمدی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلہ/امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول اور شناختی کارڈ کی کاپی مورخہ 17 اگست 2011ء تک نظارت تعلیم میں جمع کروادیں۔
واقفات نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتی ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔
(درخواست میں مکمل ایڈریس اور ٹیلی فون نمبر ضرور تحریر کریں)

نمبر شمار	مضمون	تعلیمی قابلیت	اہلیت
1	انگریزی	ایم اے/بی اے انگلش لٹریچر+بی ایڈ	تجربہ
2	میٹھ	ایم ایس سی میٹھ/بی ایس سی میٹھ+بی ایڈ	تجربہ
3	اردو	ایم اے اردو+ایم ایڈ/بی ایڈ	تجربہ
4	بیالوجی	ایم ایس سی/بی ایس سی+بی ایڈ/بی ایس ایڈ	تجربہ
5	فزکس	ایم ایس سی/بی ایس سی+بی ایڈ/بی ایس ایڈ	تجربہ
6	کیمسٹری	ایم ایس سی/بی ایس سی+بی ایڈ/بی ایس ایڈ	تجربہ
7	جنرل سائنس	ایم ایس سی/بی ایس سی+بی ایڈ	تجربہ
8	دینیات	ایم اے اسلامیات/عربی، بی اے+بی ایڈ	تجربہ
9	عربی	ایم اے عربی/بی اے-بی ایڈ	تجربہ
10	مطالعہ پاکستان	ایم اے پاکستان سٹڈیز/بی اے بی ایڈ	تجربہ
11	کمپیوٹر سائنس	بی ایس سی کمپیوٹر/ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس	تجربہ
12	گیمر ٹیچر	ایم اے/بی اے+فزیکل ایجوکیشن میں کم از کم ہائی سکول لیول تک گیمز کا تجربہ	
13	آرٹ ٹیچر	ایم اے/بی اے+فائن آرٹس میں ڈپلومہ	فنون آرٹ میں مہارت
14	لائبریری اسٹنٹ	بی اے لائبریری سائنس میں ڈپلومہ	سکول لائبریری سنبھالنے کی اہلیت
15	لیب اسٹنٹ	ایف ایس سی	
16	کلرک (خواتین)	ایف اے/بی اے+کمپیوٹر ڈپلومہ	
17	مددگار کارکن	مرد-خاتون	
18	چوکیدار	ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی معہ اسلحہ لائسنس	
19	خاکروبہ		

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم احمد سعید اختر صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ واپڈ اناؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بیٹے مکرم محمد علی صاحب انجینئر کو مورخہ 12 جون 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام آریز احمد (Araiz Ahmad) تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم آصف محمود خان صاحب ویلنٹیا ناؤن لاہور کا نواسہ اور محترم میاں فضل الرحمن بھل صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی فعال زندگی سے نوازے۔ نیز نیک، خادم دین، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والا ہمیشہ باری تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نتائج میٹرک 2011ء

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

انگلش میڈیم بوائز سکول

کل 65 طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے 60 طلباء کامیاب ہوئے۔ 5 طلباء نے A+، 15 طلباء نے A، 22 طلباء نے B، 14 طلباء نے C اور 4 طلباء نے D گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ عطاء الوکیل ابن مکرم عبدالحکیم صاحب نے 929/1050 نمبر حاصل کر کے پہلی، ہاشم رضوان ابن مکرم ڈاکٹر رضوان صادق صاحب نے 921/1050 نمبر حاصل کر کے دوسری اور احمد عثمان طاہر نور ابن مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب نے 883/1050 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اردو میڈیم بوائز سکول

کل 58 طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے 53 طلباء کامیاب ہوئے۔ 2 طلباء نے A+، 7 طلباء نے A، 14 طلباء نے B، 21 طلباء نے C اور 9 طلباء نے D گریڈ میں کامیابی حاصل کی فراز احمد ابن مکرم محمد حنیف صاحب نے 938/1050 نمبر حاصل کر کے پہلی، تصور شہزاد ابن مکرم منظور احمد صاحب نے 850/1050 نمبر حاصل کر کے دوسری اور فیضان الہی سندھو ابن مکرم بشارت احمد سندھو صاحب نے 805/1050 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

آئر لینڈ میں جماعت احمدیہ

آئر لینڈ میں باقاعدہ جماعت اور مشن کے قیام سے پہلے بعض پاکستانی احمدی احباب وہاں جا کر آباد ہوئے۔ سب سے پہلے مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی 1976ء میں ملازمت کے حصول کے لئے وہاں گئے اور Galway شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ بعد ازاں وقتاً فوقتاً بعض اور احمدی احباب آئر لینڈ آئے اور مختلف شہروں میں مقیم رہے۔ مشن کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے پہلا وفد جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یو۔ کے اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت یو۔ کے) پر مشتمل تھا۔ اگست 1983ء کو آئر لینڈ بھیجا گیا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے دو شہروں کا دورہ کیا اور مشن کے قیام کا جائزہ لیا۔ یہاں مشن کے قیام کے لئے ابتدائی کوششیں جاری رہیں۔ مکرم کلیم احمد صاحب اور ان کے بیٹے ندیم احمد ملک صاحب پر مشتمل وائٹین عارضی کا پہلا وفد 12 اگست 1985ء کو لندن سے آئر لینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا دورہ کیا اور علمی حلقوں سے رابطہ کر کے جماعت کا تعارف کروایا۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کی جس کے نتیجے میں کئی اخبارات نے ان کے انٹرویو شائع کئے۔

گرلز سکول

کل 38 طالبات نے شرکت کی۔ جن میں سے 37 طالبات کامیاب ہوئیں۔ 25 طالبات نے A+، 14 طالبات نے A اور 1 طالبہ نے B گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ شانزے جمال بنت مکرم جمال الدین نور صاحب نے 996/1050 نمبر حاصل کر کے اول، فارعہ منصور بنت مکرم منصور احمد تاثیر صاحب اور خولہ احمد بنت مکرم خواجہ ایاز احمد سجاد صاحب نے 968/1050 نمبر حاصل کر کے دوئم اور حنا ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب نے 948/1050 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رزلٹ ادارہ اور طلبہ کیلئے مبارک فرمائے اور مستقبل میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)



خاص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولیا زار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

پشاور میں دو دھماکے پشاور کے علاقے لاہوری گیٹ میں پولیس کی موبائل گاڑی کو ٹارگٹ کیا گیا سڑک کے کنارے بم ایک فروٹ کی ریڑھی میں نصب کیا گیا تھا اور جونہی پولیس موبائل گاڑی وہاں سے گزری تو ریڑھی کے ذریعہ دھماکا کیا گیا جس کے نتیجے میں گاڑی کا اگلا حصہ مکمل تباہ ہو گیا گاڑی میں اس وقت تقریباً 25 پولیس اہلکار سوار تھے۔ دوسرا دھماکا خودکش تھا جو ایک خاتون نے پولیس کے روکنے پر خود کو دھماکا خیز مواد سے اڑا دیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دونوں دھماکوں میں 7 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ کچھ راہگیر بھی زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

آرمی چیف کی زیر صدارت پر موشن بورڈ کا اجلاس پاک فوج کے پرموشن بورڈ کے اجلاس میں 19 بریگیڈیئرز کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ آئی ایس پی آر کے مطابق پاک فوج کے پرموشن بورڈ کا اجلاس آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی کی زیر صدارت راولپنڈی میں ہوا۔ اجلاس میں 35 میں سے 19 بریگیڈیئر کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی کی منظوری دی گئی۔

ساف انڈر 16 چیمپئن شپ میں پاکستان کی فتح نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں کھیلے گئے فٹ بال کے چھٹے ٹورنامنٹ میں پاکستان کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے روایتی حریف بھارت کو فائنل میں ایک کے مقابلے میں دو گول سے شکست دے کر پہلی ساف انڈر 16 فٹ بال چیمپئن شپ جیت لی۔ پاکستان نے تمام لیگ میچز میں مد مقابل ٹیموں کو شکست دی۔ لیگ میچ اور فائنل دونوں مرتبہ روایتی حریف بھارت کو شکست دے کر ٹورنامنٹ اپنے نام کیا۔

ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ریلوے نے 62 ریل گاڑیاں معطل کر دیں ریلوے حکام نے ساتوں ڈویژنوں میں ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ 62 ریل گاڑیوں کو معطل کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق لوکو موٹو انجن پورے نہ ہونے کی وجہ سے اور بعض انجن ٹیکنیکل طور پر ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ کو روزانہ کی بنیاد پر متعدد ٹرینوں کو معطل کرنا پڑ رہا ہے۔ اب تک محکمہ 62 ٹرینوں کو معطل کر چکا ہے۔ وفاقی وزیر برائے ریلوے نے اس صورت حال کے پیش نظر 11 اگست کو منسٹری آف ریلوے اسلام آباد اجلاس طلب کر لیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم انوار الحق خان صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ظفر اقبال خان صاحب سابق سیکرٹری مال دارالنصر غربی منعم ربوہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ اب لاہور علاج کیلئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ماسٹر عبدالوحید صاحب صدر جماعت کچی کوٹلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے ہائی بلڈ

پریشر اور جوڑوں کے درد جیسے عوارض میں مبتلا ہیں کچھ دنوں سے ہائی بلڈ پریشی کی تکلیف بار بار ہو رہی ہے جس کی وجہ سے کافی کمزوری لاحق ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں۔

میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد ہمش صاحبہ گرووں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائلائیزس ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔ آمین

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری

مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے

مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا شاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں

ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 فون: 0476213434 ریلوے روڈ موبائل: 0323-4049003

AEP PROGRAM AFFILIATED WITH UNIVERSITY OF BALLARAT AUSTRALIA / ATMC

ADMISSIONS OPEN FALL 2011

“START YOUR EDUCATION IN PAKISTAN AND FINISH IT IN THE COUNTRY OF YOUR CHOICE” AUSTRALIA / NEW ZEALAND / UK

Courses Offered

Undergraduate		Postgraduate	
BIT	BIS	MIT	MIS
BBA (Accounting)	B.Com		

JOIN DIRECTLY AFTER A LEVELS / FSC / FA / I.Com (STUDENTS APPEARING IN A-LEVEL EXAMS ARE ALSO ELIGIBLE TO APPLY)

SUBCONTINENT'S LARGEST PATHWAY PROGRAM

AEP AUSTRALIAN EDUCATION PATHWAY

STUDY 1 YEAR AT BONTE EDUCATION PAKISTAN & 2 YEARS IN AUSTRALIA

Huge Cost Savings - Quality International Education at Bonte Education Campus. Study 1 year in Pakistan and save up to Rs 1.1 million in tuition fee & 1.5 million in living expenses

On campus IELTS preparation with digital language lab

Important Time Saving - A student can start his/her degree in Pakistan, saving time lost during IELTS, university admissions & visa processing; after completion of 2 semesters the student can pursue the degree in country of their choice

On campus visa assistance / guidance

Admissions Open for September 2011

20% Scholarship for the first 20 students

Visit our website or call us for admission details

www.bonte-edu.com

0323-5299661, 0323-5299662

Bonte Education # 99 Street Co. - 303 Islamabad Phone: +92 91 444 1650/2687 Email: info@bonte-edu.com

ربوہ میں سحر و افطار 12۔ اگست

4:01 اٹھائے سحر

5:28 طلوع آفتاب

12:13 زوال آفتاب

6:58 وقت افطار

RAO ESTATE

راؤ اسٹیٹ

جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ

Your Trust and Confidence is our Motto

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گلی انجمنی دارالرحمت شرقی الف ربوہ

آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم پٹیلان 0321-7701739 047-6213595

رمضان المبارک میں اوقات کار

صبح 8 تا 1 بجے شام 5:30 تا 6:30 بجے

ناصر وواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

PH:047-6212434

JOB IN LAHORE

“Good Opportunity to work in an excellent environment with excellent Salary”

English Teacher:

Full Time (Female/Male)

Eligibility Good English Communication Skill

CONTACT: 0301-4411770/042-35164619

Email: info@educationconcern.com

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج

الحمدیہ ہومیو پیتھک اینڈ سٹور

ہومیو پیتھک ڈاکٹر عبدالحمید صابراہیم۔ اے

عمراریٹ اقصی چوک روڈ گلی عامر گل لیب: 0344-7801578

گل احمد، فردوس، کلاسک لان و فینسی ریشمی وراثتی دستیاب ہے

صاحب جی فیبرکس ربوہ

0092-47-6212310

FR-10